حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

# وقت کا زبردست چیلنج اور اس کا مقابلہ

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد فأعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم، وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون (التوبہ: ۱۲۲)

حضرات! اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیا قرآن مجید میں مدارس دینیہ کا تذکرہ ہے، کیا ان کے فرائض وواجبات کا ذکر ہے تو میں کہوں گا کہ قیامت تک کے لئے اس آیت میں مدارس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی پوری تصویر کھینچ کر رکھ دی گئی ہے اس آیت میں مدارس کی ذمہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ تو عملاً ممکن نہیں کہ سب مسلمان گھروں سے نکل آئیں تو ایسا کیوں نہیں ہوا کہ مومنوں کی ہر جماعت میں سے ایک جماعت دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لئے گھروں سے نکل کھڑی ہوتی تاکہ جب یہ لوگ دین سکھ کر اور اس میں گہری سمجھ پیدا کر کے اپنے ملک وقوم میں واپس جائیں تو انہیں عصر حاضر کے فتنوں سے ڈرائیں اور باخبر کریں تاکہ ان کی قوم ان فتنوں سے چوکنا ہو جائے اور ان سے بچنے کی کوشش کرے۔ حقیقت میں مدارس کا کام یہی ہے کہ وہ ایسے افراد تیار کریں جو اپنے زمانے کے نئے نئے فتنوں اور سازشوں سے واقف ہوں اور ان کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہوں۔

حضرات! تاریخ کے ایک طالب علم اور مشرق ومغرب کو قریب سے دیکھنے اور ایک تجربہ کار وواقف کار کی حیثیت سے میں عرض کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی تاریخ میں دو بڑے عالمگیر خطرات پیدا ہوئے، ایک تو صلیبی حملہ تھا، جس کا مقصد صرف بیت المقدس پر قبضہ کرنا نہ تھا بلکہ مغربی طاقتوں کے پیش نظر حرمین شریفین پر بھی قبضہ کرنا تھا، اگر سلطان صلاح الدین ایوبی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ایک قائد مخلص مجاہد نہ کھڑا کیا ہوتا تو خدانخواستہ آج عالم اسلام کا وجود ختم ہو گیا ہوتا، ایک مرد غیب پیدا ہوا، اس نے مسلمانوں کی منتشر طاقتوں کو یکجا کیا اور پوری قوت سے صلیبیوں پر ضرب کاری لگائی اور ان کو ایسی شکست دی کہ دوبارہ عالم اسلام پر یورش کی جرأت انہیں نہ ہو سکی، یہ ذہن میں رہے کہ اس یورش کے پیچھے کوئی دعوت وتحریک اور فلسفہ نہیں تھا۔

دوسرا خطرہ تاتاری کی صورت میں سامنے آیا، تاتاری جیسی وحشی قوم نے عالم اسلام پر زبردست حملہ کیا، شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی، سروں کے مینار کھڑے کر دیئے۔ ان کا اصل نشانہ اگرچہ عراق، ایران اور ترکستان تھے اور انہوں نے انہیں پوری طرح تاراج کر کے رکھ دیا تھا لیکن ان تاتاریوں کی ہیبت اور غیر معمولی دھاک دلوں پر

ایسی بیٹھی ہوئی تھی کہ اس زمانہ میں یہ بات ضرب المثل بن گئی تھی کہ ہر بات مان لینا لیکن اگر تم سے یہ کہا جائے کہ تاتاریوں کی شکست ہوگئی تو اس بات پر یقین نہ کرنا اس طرح کہاں عراق وایران اور کہاں انگلستان کا ساحل' مورخین نے لکھا ہے کہ تاتاریوں کی ہیبت سے انگلستان پر مچھیرے عرصہ تک شکار کھیلنے نہیں نکلے' اس زمانہ میں یہ اندیشہ پیدا ہوگیا تھا کہ عالم اسلام سیاسی و مادی لحاظ سے ختم ہوجائے گا' ان کے حملہ کی نوعیت فوجی تھی' یہ مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم تھی' ان کی اس یورش کے ساتھ کوئی دعوت نہیں تھی اور نہ کوئی فلسفہ تہذیب' اور تحریک ودعوت اس کا پس پردہ کام کررہی تھی اور نہ کسی کلچر اور تہذیب اور ثقافت کو غالب کرنے کا جذبہ ان تاتاریوں کے اندر کارفرما تھا' اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کو بھی ختم کرنے کے لئے مصری جنرل الظاہر بیبرس کو کھڑا کیا جس نے تاتاریوں کو شکست فاش دی اور وہ بے اثر ہوکر رہ گئے' روحانی واعتقادی اعتبار سے بھی اسلام کی دعوت نے اس پوری قوم کو مسخر کرلیا۔ اور تاتاری من حیث القوم دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

حضرات! لیکن آج کے دور میں جو زبردست چیلنج اور غیر معمولی دوررس اثرات ونتائج کے حامل خطرات ہیں وہ پہلے دو خطرات اور چیلنجوں سے کہیں زیادہ سنگین حد تک مضر اور نقصان دہ ہیں۔ آج جدید تعلیم یافتہ اور حکمراں طبقہ کے دل ودماغ میں یہ بات پوری طرح راسخ کرنے کی کوشش سیاست واقتدار اور صحافت کے ذریعہ کی جارہی ہے کہ آج کے دور میں اسلام کا کوئی پیغام نہیں' وہ ایک پرانی یادگار ہے' وہ جدید دور کا ساتھ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا' اس کی آج کوئی ضرورت نہیں' اس نے ایک زمانہ میں اچھا کردار ادا کیا تھا اس نے دختر کشی ختم کردی تھی' علم کو فروغ دینے میں اس نے بڑا رول ادا کیا تھا' اور اب قدیم یہودی اور عیسائی مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک بے جان مذہب ہے' اس وقت یورپ اور امریکہ کی پوری طاقت اسی پر صرف ہورہی ہے' آج اسرائیل کی موروثی ونسلی ذہانت وشطارت (چالاکی' جس میں تخریبی ذہانت شامل ہے) اور امریکی وسائل وذرائع اس کی اعانت اور اثر ونفوذ سب اس بات پر صرف ہورہے ہیں کہ عالم اسلام کے تمام ممالک حتیٰ کہ حرمین شریفین بھی (خدانخواستہ) اس سازش کا شکار ہوجائیں۔ ان مغربی طاقتوں نے عالم اسلام کے حکمرانوں اور وہاں جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو یہ پوری طرح باور کرایا ہے کہ اس وقت سیکولرازم اور قوم پرستی کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ مغرب کی مکمل تقلید ہی میں ان کی ترقی اور کامیابی مضمر ہے۔ یہ اتنا خطرناک اور عالم اسلام کے خلاف اتنی گہری سازش ہے کہ اس کی سنگینی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا' اس کے دوررس اثرات و نتائج کا اندازہ کرنے سے راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے' نشر واشاعت کے تمام ذرائع کے ساتھ ساتھ سیاسی اور مادی اثر و نفوذ کو بھی استعمال کیا جارہا ہے' ہمارے پاس اس کے دلائل وشواہد ہیں کہ ان تمام سازشوں کا مرکز اسرائیل ہے اور وہی اس کی قیادت کررہا ہے' اس زبردست فتنہ کا مقابلہ مدارس دینیہ ہی کرسکتے ہیں۔ (ماخوذ از: کاروان زندگی جلد ششم)